روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۲/۷۷ | ہفتہ ۵ ربیع الثانی ۱۴۱۳ھ ۳ اخاء ۱۳۷۱ ہش ۳ اکتوبر ۱۹۹۲ء | نمبر ۲۲۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کے بندوں کیلئے اپنے وجود کو جھکائیں

"اپنے نفوس کا جائزہ لیں اور دیکھیں کہ آپ کا کس حد تک اللہ کے بندوں سے تعلق ہے۔ خدا کے بندوں کے لئے اپنے وجود کو جھکائیں اور پھر دیکھیں کہ کس طرح خدا کی رحمت آپ کی طرف جھکتی ہے۔ آپ خود آسمانوں کی طرف نہیں اٹھ سکتے۔ ہاں آسمانوں والا اگر جھک کر آپ کو اٹھا لے تو پھر آپ اٹھائے جائیں گے"

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"جو لوگ اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سمیع اور بصیر ہے وہ ان باتوں کی پروا نہیں کرتے۔ انہیں اس بات کی غرض ہی نہیں ہوتی کہ اُنکے دیئے ہوئے مال کا ذکر بھی کرے۔ دنیا مزرعہ آخرت ہے۔ یعنی آخرت کی کھیتی ہے۔ جو کچھ بنانا ہے اسی دنیا میں بناؤ۔ جو شخص رُوحانی مال و دولت اور جائیداد یہاں جمع کرے گا۔ وہ خوشحال ہوگا؛ ورنہ یہاں سے خالی ہاتھ جانا ہوگا اور بڑے عذاب میں مبتلا ہونا پڑے گا۔ اس وقت نہ مال کام آئے گا نہ اولاد اور نہ دوسرے عزیز جن کیلئے دین کے پہلو کو چھوڑا تھا۔"

(ملفوظات جلد چہارم صـ ۶۶۷)

"دیکھو جب تک تار برقی نہ نکلی تھی اس وقت اگر کوئی بیان کرتا کہ ایک سیکنڈ میں اتنی دُور تک خبر پہنچ جاتی ہے تو کون یقین کرتا۔ مگر اب جب مشاہدہ میں آگیا تو سب نے مان لیا۔ ویسے ہی خدا تعالیٰ کی لاانتہا قدرتوں کا احاطہ کون کر سکتا ہے۔ جب معمولی باتیں انسان کی سمجھ میں نہیں آسکتیں۔ تو خدا تعالیٰ کے بعض افعال اگر سمجھ میں نہ آئیں تو ان کا انکار نہیں چاہیئے بلکہ سچے دل سے ایمان لانا چاہیئے، کیونکہ جتنا کسی کو خدا تعالیٰ پر یقین ہو اتنی ہی وہ اس کی مدد کرتا ہے اور جیسی ایمان کی حالت ہو اتنا ہی اسے اسباب میں ڈالتا ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صـ ۱۶)

فضل عمر ہسپتال کے نادار مریضوں کیلئے عطیات دیں

صدقات بلاؤں کو ٹالتے ہیں اور مصائب سے نجات دلاتے ہیں۔ صدقات دیتے ہوئے فضل عمر ہسپتال کے نادار اور مستحق مریضوں کا خیال رکھیں۔
فضل عمر ہسپتال سے ہر سال ہزاروں مریض صدقات کے ذریعے علاج کرواتے ہیں۔

(ایڈمنسٹریٹر)

درخواستِ دعا

○ مکرم ناصر احمد صاحب کوٹ عبدالمالک سے تحریر کرتے ہیں کہ محترم سید ادریس احمد صاحب عاجز کہ ماتی عرصہ دو سال سے ان کے پاس صاحبِ فراش ہیں اور کافی بیمار ہیں۔

○ مکرم محمد انور ہاشمی صاحب ملتان کی اہلیہ محترمہ کی ٹانگوں پہ دوسری مرتبہ پلستر لگایا گیا۔ یہ پلستر ۱۵ اکتوبر کو اتارا جائے گا۔ موصوفہ عرصہ سات سال سے چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔ اس کے بعد فزیو تھراپی کے ذریعے چلنا پھرنا شروع کروایا جائیگا احباب ان کے لئے دعا کریں۔

ساری کامیابی اس بات میں ہے کہ انسان اپنے پیچھے اچھے قائمقام چھوڑ جائے

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی)

انسان کی تمام ترقیات اور تمام مراتب کی بلندی اُخروی زندگی سے وابستہ ہے اور جس کو اُخروی زندگی حاصل ہو جائے وہ ہر قسم کی ہلاکت سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ یہ اُخروی زندگی دو قسم کی ہوتی ہے۔ اُخروی زندگی وہ بھی ہے جو مرنے کے بعد ہے اور اُخروی زندگی یہ بھی ہے کہ جب انسان مر جائے تو اس کا قائمقام کھڑا ہو جائے تو اس کے معنی ہیں کہ اس کے مرنے کے بعد بھی اس کا کام جاری ہے اور یہی زندگی ہے۔

ایک دفعہ ایک عباسی بادشاہ ایک بڑے عالم سے ملنے گیا جا کے دیکھا کہ وہ اپنے شاگردوں کو درس دے رہے تھے بادشاہ نے کہا کہ اپنا کوئی شاگرد مجھے بھی دکھائیے۔ میں اس کا امتحان لوں انہوں نے ایک شاگرد پیش کیا۔ بادشاہ نے اس سے بعض سوال پوچھے۔ اس نے نہایت اعلیٰ صورت میں ان سوالوں کا جواب دیا۔ یہ سُن کر بادشاہ نے کہا کہ وہ شخص جس نے تیرے جیسا قائمقام چھوڑا کبھی نہیں مر سکتا کیونکہ اس کی تعلیم کو قائم رکھنے والا تو موجود ہوگا۔ انسان کا گوشت پوست کوئی قیمت نہیں رکھتا۔ گوشت پوست جیسے ایک چور کا ہے ویسے ہی ایک نیک آدمی کا ہے۔ ہڈیاں جیسے ایک چور کی ہیں ویسے ہی نیک آدمی کی ہیں۔ خون جیسے ایک چور کا ہے ویسے ہی نیک آدمی کا ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ اس کے اخلاق بُرے ہیں اور اس کے اخلاق اعلیٰ درجہ کے ہیں اس کے اندر روحانیت نہیں اور اس کے اندر اعلیٰ درجہ کی روحانیت پائی جاتی ہے۔ پس اگر اس کی وہ روحانیت اور اعلیٰ درجہ کے اخلاق دوسرے میں باقی رہ جائیں گے تو وہ مر کس طرح؟ قبر میں اس کا گوشت پوست گیا جو کوئی حقیقت نہیں رکھتا مگر روحانیت دنیا میں قائم رہتی ہے پس ساری کامیابی اس بات میں ہے کہ انسان کے پیچھے اچھے قائمقام رہ جائیں۔ یہی چیز ہے جس کے لئے

باقی صـ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۳۔ اخاء ۱۳۷۱ ہش ـــــ ۳۔ اکتوبر ۱۹۹۲ء

ترجیحی سلوک

"پہلے آؤ پہلے پاؤ" کو ایک اہم اصول سمجھا جاتا ہے تاکہ کسی کی رُو رعائت نہ ہو۔ کسی سے بے انصافی نہ ہو۔ لیکن لگی ہوئی لائن پر نظر پڑے اور دُور پرے کوئی اہم شخصیت نظر آئے یا آپ کا کوئی گہرا دوست وہاں کھڑا ہو تو یہ اصول دھرا کا دھرا رہ جاتا ہے۔ لوگ احتجاج بھی کرتے ہیں کہ باری تو ہماری ہے۔ آپ دوسرے کی طرف توجّہ کر رہے ہیں۔ لیکن یہ ہے فطری بات۔ اصول اپنی جگہ پر۔ فطری بات اپنی جگہ پر۔ جس کو آپ کسی وجہ سے بھی ہو زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ اسکی زیادہ پرواہ کرتے ہیں۔ اس کو دوسروں پر ترجیح دیتے ہیں۔ ایسے موقع پر خیال آتا ہے کہ ہم میں بھی کوئی ایسی بات ہوتی کہ ترجیح مل سکتی تو کیا ہی اچھا ہوتا۔

اللہ تعالٰے کے ہاں بھی ایسا ہی ہے۔ مانگنے والوں کی لائن لگی ہوتی ہے۔ لیکن بعض اوقات دُور کھڑے کا کام پہلے ہو جاتا ہے۔ اور پہلوں کا بعد میں۔ یا دُور کھڑے کی بات زیادہ مانی جاتی ہے۔ اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ فلاں کی دعائیں بہت قبول ہوتی ہیں۔ فلاں کی بات اللہ تعالیٰ بہت جلد مانتا ہے۔ اس میں بھی وہی راز ہے کہ اللہ تعالیٰ لگی ہوئی لائن میں سے جس کے ساتھ زیادہ تعلق کا اظہار کرنا چاہتا ہے یا جسے اس قابل سمجھتا ہے اس کو آگے بلا لیتا ہے۔ اس کا نام پہلے کر دیتا ہے۔ اسے دوسروں پر ترجیح حاصل ہو جاتی ہے۔

ایسا کیوں ہوتا ہے۔ انسانوں کے سلوک میں ہو یا اللہ تعالٰے کے سلوک میں۔ ایسا ہمارے خیالات اور ہمارے کاموں کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جو شخص جس کو زیادہ پسند کرتا ہے۔ اسے ترجیح دیتا ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ یہ مجھ سے دوستی رکھتا ہے۔ یہ میری بات مانتا ہے۔ یہ میرے اعزاز و اکرام کا باعث ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی دیکھتا ہے کہ کون اس کی باتوں کو مانتا ہے۔ کون اس کی عزت اور اس کے جلال پر اپنے آپ کو قربان کرتا ہے۔ اور کون اس کے نام کو بلند کرنا باعث فخر سمجھتا ہے۔ جو بھی ایسا کرتا ہے اسے اللہ تعالیٰ ترجیح دیتا ہے۔ اس کا دوسروں سے بڑھ کر خیال رکھتا ہے۔ اس کے کام دوسروں سے زیادہ کرتا ہے۔ اس کی دعائیں زیادہ سُنتا ہے۔ اگر ہم اپنے آپ کو ایسا ہی بنا لیں تو یقیناً ہم سے اللہ تعالیٰ کا سلوک دوستوں جیسا ہو جائے گا۔ ہمیں دوسروں پر ترجیح مل جائے گی۔

گُشت و خوں سے ایک عالم ہوگیا ہے لالہ زار
آدمی کے کام سے ہے آدمیت شرمسار
یہ جہاں جیسا بھی ہے بن جائیگا جنّت نظیر
ہوں اگر چھوٹے بڑے، سارے، حلیم و بُردبار

ـــــ ابوالاقبال

رہِ جاناں میں کم کم ہی نقوشِ رہرواں آئے
اگرچہ رفتگاں کے کارواں در کارواں آئے

بڑی مدّت سے ہیں محراب و منبر منتظر اس کے
کہ اِن آتش بیانوں میں کوئی آتش بجاں آئے

فقط دیں سے حصارِ وحدتِ جمہور باقی ہے
جو اس نکتہ کو سمجھے کوئی ایسا نکتہ داں آئے

چمن والے جو دعوت دیں ہجومِ برق و باراں کو
تو پھر کیسے نہ زد میں بجلیوں کے آشیاں آئے

نہ جانے کس لئے اہلِ حرم ناراض ہوتے ہیں
اگر میری زباں پر بھی حرم کی داستاں آئے

مَیں اکثر شوق سے دار و رسن کی بات سُنتا ہوں
مرا بھی ذکر شاید داستاں کے درمیاں آئے

بروزِ حشر مَیں کیسے نظر اُن سے ملاؤں گا
اگر میرا لہُو بھی در حسابِ دوستاں آئے

دریچے کھول کر رکھتا ہوں مَیں دِن رات آنکھوں کے
دیارِ غیر سے شائد کوئی اِک مہرباں آئے

اسیری میں کہیں رُوحِ بلالی رقص کرتی ہے
گذر کر روزنِ زنداں سے آوازِ اذاں آئے

اُٹھا کر چل رہے ہیں آج بھی بارِ امانت کو
رہِ عشق و وفا میں گو ہزاروں امتحاں آئے

کریں ناہید سَو سَو ناز ہم اپنے مقدّر پر
جو اُن کے کام اپنا سوزِ دل، جانِ تپاں آئے

عبدالمنان ناہید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی

تقدیر کی بات

اس کے بعد تقدیر پر ایمان انسان کو اور اوپر لے جاتا ہے۔ اور وہ درجہ عبد پر پہنچ جاتا ہے۔ اس درجہ کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی پرانا شرابی اس قدر شراب کا عادی ہو جاتا ہے کہ بوتلوں کی بوتلیں انڈیل جاتا ہے مگر اسے نشہ نہیں آتا۔ اس درجہ پر پہنچنے والا انسان بھی اللہ تعالیٰ کی محبت کی شراب اس قدر پیتا ہے کہ اب وہ اس کا عادی ہو جاتا ہے اور اس حالت سے اوپر آجاتا ہے جو اسے پچھلے درجہ میں حاصل ہوئی تھی۔ اور اب یہ اس درجۂ فنا سے جس پر پہلے تھا اوپر چڑھ جاتا ہے اور بے خودی کا رنگ جاتا رہتا ہے۔ بلکہ حواس تیز ہو جاتے ہیں۔ اور یہ اپنے آپ کو عبودیت کے مقام پر کھڑا پاتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی شان کو ایک اور نقطۂ نظر سے دیکھنے لگتا ہے اور اپنے عبد ہونے کی طرف اس کی توجہ رجوع کرتی ہے اور یہ اپنے نفس کو کہتا ہے کہ میں تو عبد ہوں۔ غلام ہوں۔ میرا کیا حق ہے کہ اپنے آپ کو اپنے آقا پر ڈال دوں اور یہ خیال کر کے وہ پھر تدبیر کی طرف یعنی تقدیر عام کی طرف لوٹتا ہے اور گو یہ سلسلہ روحانی کا نیا دور بھی اسی طرح تقدیر عام سے شروع ہوتا ہے جس طرح پہلا دور اس سے شروع ہوا تھا۔ اور اس مقام پر بندہ نہایت ادب کے ساتھ خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے سامانوں کو کام میں لانا شروع کرتا ہے کیونکہ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سمجھتا ہے اور تمام ضروریات کے موقعوں پر خوب اسباب سے کام لیتا ہے۔ عبودیت کے مقام پر پہنچا ہوا انسان سب کام کرتا ہے اور ہر بات کے لئے جو اسباب مقرر ہیں ان سے کام لیتا ہے اور بعض دفعہ تو اس پر ایسی حالت آتی ہے کہ سوائے ان دعاؤں کے جن کا مانگنا اس کے لئے فرض کر دیا گیا ہے وہ اپنی طرف سے اپنے نفس کے لئے دعا بھی نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ دعا کرنا گویا تقدیر خاص کو بلانا ہے۔ اور ایک غلام کا کیا حق ہے کہ وہ اپنے آقا کو اس طرح بلائے۔ یہی وہ حالت تھی جو حضرت ابراہیمؑ کو اس وقت حاصل تھی جبکہ ان کو آگ میں ڈالنے لگے تھے۔ اس وقت جبرائیلؑ ان کے پاس آئے اور آکر کہا کہ اگر خدا سے کچھ مدد مانگنا ہے تو مجھے کہو۔ حضرت ابراہیمؑ نے کہا۔ تم کو کہنے کی کیا ضرورت ہے۔ خدا تعالیٰ خود جانتا ہے۔ انہوں نے کہا پھر خدا سے کہو حضرت ابراہیمؑ نے کہا۔ وہ خود دیکھ رہا ہے میں اسے کیا کہوں؟

تو اس درجہ پر پہنچ کر انسان کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ عبودیت میں محو ہو کر اللہ تعالیٰ کے رعب اور شان کو دیکھ کر اس کی طرف آنکھ بھی نہیں اٹھا سکتا کیونکہ اس وقت اس کی آنکھیں تمام طرف سے پھری ہوئی ہوتی ہیں۔ اور اس کی نظر صرف عبودیت پر ہی ہوتی ہے۔

پھر اس کے آگے بندہ اور ترقی کرتا ہے اور اپنی عبودیت کا جب مطالعہ کر چکتا ہے اور اپنے اوپر تقدیر عام جاری کرتے کرتے وہ اپنے نفس کی کمزوریوں کو خوب محسوس کر لیتا ہے تو وہ کہہ کر اٹھتا ہے کہ خدا نے آخر تقدیر خاص کیوں جاری کی؟ اس لئے کہ میں اس کا عبد ہوں۔ اور مجھ میں کمزوریاں ہیں۔ پس اس سے کام نہ لینا بھی ناشکری ہے اور اس پر وہ خاص تقدیر سے کام لینا شروع کرتا ہے۔ یعنی دعا سے کام لیتا ہے اور یہ مقام مقام دعا کہلاتا ہے۔ اس مقام پر پہنچ کر وہ خدا سے دعا مانگتا ہے۔ جب کوئی روک اس کے سامنے آتی ہے تو کہتا ہے خدا تعالیٰ نے تقدیر خاص اسی لئے رکھی ہے کہ میں ایسے موقع پر اس سے کام لوں۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کہ ایک شخص ثمر دار درخت کے نیچے بیٹھا ہو اور ایک لمبا بانس اس کے پاس ہو۔ جب اسے بھوک لگے درخت سے پھل جھاڑ لے گو وہ اس کے لئے کوشش تو خود کرتا ہے مگر بانس اس کو مل جاتا ہے۔ اس مقام پر پہنچا ہوا انسان دنیا کی اصلاح اور اس کو عبودیت کی طرف لانے میں کوشاں ہوتا ہے۔ مگر ساتھ ہی وہ جانتا ہے کہ میں عبد ہو کر یہ کام نہیں کر سکتا اس لئے اپنے آقا کو ہی لکھنا چاہیئے۔ پس جب وہ ضرورت سمجھتا ہے اپنے آقا کو لکھتا ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ کے حضور دعا کرتا ہے کہ فلاں کام میں مدد دیجئے اور وہاں سے مدد آجاتی ہے۔ اس وقت تدبیر اس کی نظر میں حقیر ہوتی ہے۔ اور اپنے آپ کو عبد سمجھتا ہے۔ مگر اسے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ عبد اپنے آقا کی مدد کے بغیر کچھ نہیں کر سکتا۔ پھر اس سے آگے انسان چلتا ہے۔ مگر جوں جوں انسان آگے چلتا ہے اسی عبد کے مختلف مقامات پر پہنچتا ہے۔ اس سے اوپر اور کوئی درجہ نہیں۔ بلکہ بڑے سے بڑا درجہ بھی عبد کے درجہ کی کوئی شاخ ہی ہے اس سے علیحدہ نہیں حتیٰ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی اللہ تعالیٰ عبد ہی کہتا ہے۔ اور سب واقفانِ اسرارِ شریعت کا اتفاق ہے کہ سب سے بڑا درجہ روحانی ترقی میں عبد ہونے کا ہی ہے۔ اور وہ لوگ جھوٹے ہیں جو کہتے ہیں کہ اس سے آگے ابن اللہ کا درجہ ہے۔ سب سے بڑا عبودیت کا ہی درجہ ہے اور وہ مقامِ دعا بھی اسی درجہ کی ایک اعلیٰ شاخ ہے۔

غرض مقامِ دعا پر جب انسان پہنچتا ہے تو جب کوئی روک اس کے راستہ میں آتی ہے وہ فوراً اللہ تعالیٰ کے حضور میں گر جاتا ہے۔ اور اس کی مدد سے اس روک کو دور کرتا ہے۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

افکارِ عالیہ

بے انتہا کام کی ضرورت ہے۔ بے انتہا قربانیوں کی ضرورت ہے۔ بے حد واقفین کی ضرورت ہے۔ بیحد مالی قوت کی ضرورت ہے اور ہم جب اپنے اوپر نظر کرتے ہیں تو بہت ہی کمزور اور حقیر اور بے بس اپنے آپ کو پاتے ہیں۔

یورپ کے دورے میں ان خیالات میں مگن ہوتے ہوئے میں سوچتا رہا اور میری فکر بڑھتی گئی۔ ان معنوں میں نہیں کہ مجھے مایوسی کی طرف لے جائے۔ بلکہ ان معنوں میں کہ دعا کی طرف اور زیادہ اور بھی زیادہ مائل کرتی رہی۔ کیونکہ میں جانتا تھا کہ ساری مشکلات ایک طرف لیکن ہمارے ربّ کی ایک نظر ایک طرف، وہ ان سب مشکلات کو خس و خاشاک کی طرح اڑا سکتی ہے۔ وہ اسی طرح غائب کر سکتی ہے جیسے روشنی کے ساتھ اندھیرے غائب ہو جاتے ہیں اور اس میں کسی کوشش کا دخل نظر نہیں آتا۔ اس لئے دعاؤں کی طرف توجہ بڑھتی رہی۔ لیکن ساتھ ہی میں نے بڑے غم اور دُکھ کے ساتھ یہ بھی محسوس کیا کہ جماعت کے ایک طبقہ میں ابھی پوری طرح قربانی کا وہ احساس نہیں جو ان مشکلات کے مقابل پر ہونا چاہیئے۔ بہت سی جگہ بہت کوشش اور محنت کے ساتھ فہرستیں تیار کروائی گئیں چندہ دہندگان کی تجنید کروائی۔ مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نے اس سلسلے میں میری بڑی مدد کی اور یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ بعض جگہ پچاس فیصدی سے زائد ایسے احمدی ہیں جو ایک آنہ بھی چندہ نہیں دے رہے۔ دنیا کے لحاظ سے ان کی کایا پلٹ چکی ہے وہ اور ماحول میں بسا کرتے تھے کسی وقت اب اور ماحول میں پہنچ چکے ہیں۔ کوئی نسبت ہی نہیں خدا تعالیٰ کے ظاہری فضلوں کے ساتھ اس زندگی کو جو وہ پہلے بسر کرتے تھے۔ مگر کلیتہً ان فضلوں کو بھلا کر وہ خدا تعالیٰ کے دین کی ضرورتوں سے غافل ہو کر محض اپنی ضرورتوں میں مگن ہیں اور ان کے پورا کرنے کی فکر میں سرگرداں ہیں، یہ دیکھ کر تعجب ہوا اور بہت دکھ ہوا۔

پھر ان لوگوں کی فہرستوں کا مطالعہ کیا جو چندہ دیتے ہیں۔ ایک حصہ ان میں ایسا پایا جن کو خدا نے بہت کچھ دیا لیکن مقابل پر بہت تھوڑا پیش کرتے ہیں وہ پیش نہیں کرتے جس سے ان کو محبت ہے۔ وہ پیش کرتے ہیں جو وہ زائد از ضرورت سمجھ کر پھینک سکتے ہیں۔ ان کو میں نے بتایا کہ دیکھو! قرآن کریم تو فرماتا ہے (۔) کہ ہرگز تم نیکی کو نہیں پا سکو گے جبتک وہ کچھ خرچ نہیں کرو گے جس سے تمہیں محبت ہو۔ تم تو خدا کی راہ میں وہ دے رہے ہو جس سے تمہیں محبت نہیں وہ زائد چیز ہے جو تم پھینک بھی سکتے ہو۔ تمہیں کوئی فرق نہیں پڑتا اس سے۔ تمہارے روزمرہ کے دستور پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اس لئے اس کو کیوں ضائع کرتے ہو۔

سفر کے دوران ایک موقع پر بعض دوستوں کے حالات کے متعلق دیکھ کر بہت ہی دکھ پہنچا۔ بہت ہی اللہ تعالیٰ نے فضل فرمائے۔ لیکن مقابل پر کسی قسم کی کوئی قربانی نہیں۔ اس پر مجھے وہ واقعہ یاد آگیا۔ ہمارے ایک سی ایس پی کے افسر ہوا کرتے تھے۔ انہوں نے واقعہ سنایا کہ ایک دفعہ وہ مصر گئے تو قاہرہ میں ایک جنازہ جا رہا تھا اور جنازے کے ساتھ صرف چار آدمی تھے جنہوں نے اس جنازے کو اٹھایا ہوا تھا اور دیکھنے میں وہ بوجھل جنازہ معلوم ہوتا تھا۔ چنانچہ ان کے دل میں بہت ہمدردی

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــ نون ۔ سین

صدر ڈی کلارک

گذشتہ اتوار کے روز جنوبی افریقہ کے صدر ڈی کلارک کو صدارت کا عہدہ سنبھالے تین سال ہو گئے ہیں ان تین سالوں کے اختتام پر انہوں نے اس اعتماد کو اظہار کیا کہ جنوبی افریقہ امن وامان کی فضاء میں اپنے مسائل حل کرے گا۔ افریکان زبان کے اخبار "راپورٹ" کو انٹرویو دیتے ہوئے ڈی کلارک نے عوام الناس سے اپیل کی کہ وہ اپنے عزم حوصلے بلند رکھیں اور انہیں اس بات کا یقین دلایا کہ وہ خود نہایت پر امید ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میرے یہ تین سال نشیب وفراز پر سفر کرتے ہوئے گذرے ہیں لیکن میں اس یقین سے پر ہوں کہ ایک منصفانہ اور عادلانہ معاہدہ اب نظروں کے سامنے ہے اور مجھے یقین ہے کہ اب جلد ہی حالات تیزی کے ساتھ بدلنے والے ہیں۔ انہوں نے تشدد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اب تشدد کا خاتمہ ہو جانا چاہیے اور ہمیں آپس میں گفت وشنید کو دوبارہ شروع کر دینا چاہیے۔ اگر ہم ایسا کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ تو ہماری اقتصادی حالت بہت جلد خاصی بہتر ہو جائے گی۔ حال ہی میں ڈی کلارک نے اے۔ این سی کے ایس اے سی پی ساؤتھ افریقن کمیونسٹ پارٹی کے اتحاد کی مذمت کی تھی انہوں نے اب یہ کہا ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سیاہ فام لوگوں کے اندر خاصا تناؤ پایا جاتا ہے۔ جہاں تک دونوں پارٹیوں کے اتحاد کا تعلق ہے انہوں نے کہا اس نے انہیں کمزور بنا دیا ہے حتیٰ کہ ایس۔ اے۔ سی پی ساؤتھ افریقن کمیونسٹ پارٹی کے متعلق انہوں نے یہاں تک کہہ دیا کہ یہ پارٹی خود اپنی قبر کھود بیٹھی ہے ڈی کلارک نے واضح طور پر اس بات کا اعتراف کیا کہ جنوبی افریقہ خاصے مسائل میں گھرا ہوا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی انہوں نے اس اعتماد کا بھی اظہار کیا کہ حالات جلد بہتر ہو جائیں گے اور اے۔ این سی کے ساتھ عنقریب گفت وشنید شروع ہو جائے گی۔ حقیقت یہ ہے کہ اب جنوبی افریقہ اس کیفیت میں سے گذر رہا ہے کہ اگرچہ سفید فام لوگ صحیح معنوں میں جمہوریت سے گھبراتے ہیں لیکن اب یہ جمہوریت آئے بغیر نہیں رہ سکتی۔

ملک میں سیاسی تبدیلیاں ہوں گی اور انتظامی ڈھانچہ بھی بدلے گا اور سیاہ فام لوگوں کو پہلے کی نسبت بہت زیادہ حقوق دینے ہوں گے۔ اگر سو فی صدی یورپی جمہوریت فوری طور پر قائم نہ بھی ہو تو اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ جمہوریت کی جس سڑک پر اب ملک رواں دواں ہے وہاں کسی چیز کو روک نہیں بنایا جا سکتا اگرچہ گفت وشنید میں اس تعطل سے عام تاثر یہ ہوتا ہے کہ شائد حصول جمہوریت کے لئے دیر کا راستہ اختیار کیا جا رہا ہے لیکن معلوم ایسا ہوتا ہے کہ افریقن نیشنل کانگریس تعطل سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہتی ہے۔ کیونکہ جوں جوں یہ تعطل لمبا ہوگا عالمی برادری کی بے چینی بڑھے گی۔

برٹش کونسل

پاکستان میں برٹش کونسل کے ڈائریکٹر مسٹر لف فلپس سے گفتگو کرتے ہوئے وفاقی وزیر تعلیم سید فخر امام نے اس خیال کا اظہار کیا کہ دولت مشترکہ کے وزرائے تعلیم کو آپس میں مل بیٹھ کر تعلیم کے مسائل حل کرنے چاہئیں۔ آپ نے کہا کہ اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ دولت مشترکہ کے متعلق ممالک ایک دوسرے سے سیکھیں اور تعلیمی تجربوں سے فائدہ اٹھائیں۔ آپ نے کہا کہ پاکستان تمام وزراء کی کانفرنس کا اہتمام کرنے کے لئے تیار ہے۔ مسٹر فخر امام نے برٹش کونسل کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ وہ پاکستانیوں کو تعلیمی میدان میں خاصی سہولیات مہیا کرتی ہے مزید انہوں نے کہا کہ اس بات کی ضرورت ہے کہ پاکستانی طلباء دولت مشترکہ کے وظائف سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ اگرچہ پاکستان کا حصہ ان میں کم ہے۔ اس موقعہ پر یہ بھی کہا گیا کہ فیصلہ کرنے کی ضرورت ہے کہ طلباء کے معیار کس طرح قائم کئے جائیں کہ وہ اپنے وظائف حاصل کر سکیں اور ان وظائف حاصل کرنے والوں میں نہ صرف لڑکے طالب علم ہوں بلکہ لڑکیاں بھی یہ وظائف حاصل کر سکیں۔

تائیوان کیلئے ہیلی کاپٹر

چین تو اس بات پر جز بز تھا کہ امریکہ نے تائیوان کو ۱۵۰ امریکی فائٹر جیٹ فروخت کرنے کا ارادہ کیا ہے چین نے اس سلسلے میں احتجاج بھی کیا لیکن اسے مسترد کر دیا گیا اب امریکہ نے اعلان کیا ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ تائیوان کو بارہ اینٹی آبدوز ہیلی کاپٹر فروخت کرے اس نے چین کے پہلے احتجاج کی کوئی پرواہ نہیں کی اور اپنے اس فیصلے کا اعلان کر دیا۔ امریکہ کے دفاع کے محکمہ نے بتایا ہے کہ وائٹ ہاؤس نے کانگریس کو بتا دیا ہے کہ تائیوان کو بارہ ایس۔ ایچ۔ ٹو۔ ایم۔ لیمپس ہیلی کاپٹرز اور انجنوں کے زائد پارٹس فروخت کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ ان بارہ ہیلی کاپٹروں کی قیمت ۱۶۱ ملین امریکی ڈالر ہوگی۔ کانگریس نے اگر اس معاملے میں اپنا نفی کا ووٹ دینا ہے تو اس کے پاس تیس دن ہیں ان تیس دنوں میں کانگریس کی طرف سے فیصلہ ہونا چاہیے کہ یہ بارہ ہیلی کاپٹر دئیے جائیں یا نہ دئیے جائیں۔ یہ ہیلی کاپٹر جو دئیے جا رہے ہیں۔ یہ پانی میں غوطہ زن آبدوز کا پتہ چلا سکتے ہیں اور اس پر حملہ بھی کر سکتے ہیں۔ کامان کارپ KAMAN CORP کے تیار کردہ ہیں۔ بش کی انتظامیہ کے ۱۵۰ فائٹرز بھیجنے کی کانگریس کو اطلاع ملنے کے ایک ہفتہ بعد ان ہیلی کاپٹروں کی فروخت کا اعلان کیا گیا ہے۔ تجزیہ نگار کہتے ہیں کہ امریکہ اور چین کے درمیان ۱۹۸۲ء میں جو معاہدہ ہوا تھا۔ یہ اس کی خلاف ورزی ہے چین نے بھی یہی کہہ کر احتجاج کیا ہے لیکن صدر بش نے ۱۵۰ فائٹرز کی فروخت کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ تائیوان کو ان کی ضرورت ہے۔ اور وہ اس لئے کہ چین تائیوان کو ابھی تک اپنا ہی ایک صوبہ سمجھتا ہے۔ اور تائیوان کو اس وقت ضرورت ہے کہ وہ اپنے پرانے جہازوں کی جگہ نئے جہاز خریدے چونکہ چین نے مزید سو ۲۷ بمبرز سوویت یونین سے خریدے ہیں۔ تائی پی (تائیوان) نے اپنے خدشات کے پیش نظر امریکہ سے جہاز خریدنے کا پروگرام بنایا ہے۔ جو لوگ نجی طور پر اسلحہ بناتے اور فروخت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ بش نے جلتی پر تیل گرایا ہے۔ اور امریکہ کی دفاعی صنعت کو بچانے کی کوشش کی ہے۔

لاہور سٹیشن

جن لوگوں کو ریل گاڑی کے ذریعے لاہور جانے کا موقعہ ملتا ہے وہ جانتے ہیں کہ اتنا عالیشان تعمیر کردہ ریلوے سٹیشن اب کچھ بہت اچھا نظر نہیں آتا اس کی مرمت کی بھی ضرورت ہے۔ اور رنگ وروغن کی بھی۔ تعمیر تو بہت اچھی ہے لیکن اگر تعمیر میں رخنے پڑنے لگیں تو یقیناً ان رخنوں کو دور کئے بغیر اس کی خوبصورتی نظروں میں بچ نہیں سکتی۔ بتایا گیا ہے کہ گذشتہ سوموار کے روز پاکستان ریلوے ہیڈ کوارٹرز کے ایک اجلاس کے موقعہ پر ریلوے سٹیشن کو مرمت کرانے اور اس پر رنگ وروغن کرانے کا پروگرام زیر غور آیا۔ اس کے علاوہ سٹیشن کے ماحول میں جو سواری کا انتظام ہے وہ بھی لاہور اور لاہور کے سٹیشن کے شایان شان نہیں ہے۔ باہر نکلنے کا ایک چھوٹا سا تنگ و تاریک سا راستہ ہے جہاں سے لوگ باہر نکلتے ہیں اور باہر نکلتے ہی تانگوں کا بے ہنگم ہجوم ہوتا ہے۔ جہاں پر چل پھر کر انسان آسانی سے سواری نہیں حاصل کر سکتا۔ حالانکہ اتنے بڑے سٹیشن کے باہر سواری کا بہتر انتظام ہونا چاہئے۔ ٹیکسیاں۔ تانگے اور رکشہ الگ الگ اپنی اپنی جگہ پر کھڑے ہوں اور اپنی اپنی باری پر چلیں تاکہ سواریوں کو کوئی دقت نہ ہو۔ اور باہر سے سفر کر کے لاہور آنے والوں کو نہ صرف سٹیشن خوبصورت نظر آئے بلکہ سٹیشن کا ماحول بھی نظر نواز ہو۔ ان سب باتوں کے پیش نظر اب فیصلے کئے گئے ہیں سٹیشن کو بھی بہتر بنایا جائے اور اس کے ماحول کو بھی ایک نئی شکل دی جائے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اس سلسلے میں اگلی میٹنگ یکم اکتوبر کو ہوگی جہاں ریلوے سے تعلق رکھنے والی تمام ایجنسیوں کے نمائندے موجود ہوں گے۔ اور اپنی اپنی رائے دیں گے جو پہلی تجویز کی گئی باتوں میں شامل کی جائیں گی۔ اور یہ سب کچھ وزیر اعظم کی خدمت میں پیش کی جائیں گی۔ جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ اس معاملہ میں خاصی دلچسپی لے رہے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طب وصحت ـــــ ڈاکٹر ایس اے اختر

اسہال

پاکستان میں آزاد کشمیر۔ شمالی علاقے۔ پنجاب اور سندھ میں اس مرتبہ سیلاب نے جو تباہی مچائی ۔ وہ اپنی جگہ پر ہے۔ اس کے بعد ان علاقوں میں سیلابی پانی اترنے کے بعد جو اثرات ہوتے ہیں۔ ان میں سرفہرست ملیریا۔ پیچش۔ اسہال۔ ہیضہ۔ ٹائیفائیڈ اور دوسری متعدی بیماریاں ہیں۔ جن سے بے شمار انسانی جانیں تباہ ہو جاتی ہیں۔ بچوں میں خاص طور پر اسہال کی بیماری سے بے حد اموات ہوتی ہیں۔

○ اسہال یا دست کو معمولی سمجھ لیا جاتا ہے حالانکہ اس بیماری میں ذرا سی بے احتیاطی بچوں کو موت کی نیند سلا دیتی ہے۔ اس لئے والدین غفلت سے کام نہ لیں۔ گھریلو علاج معالجے سے کام نہ بن پڑے۔ تو ماہر ڈاکٹر سے رجوع کریں۔ نیم حکیم معاملہ بگاڑ دیتے ہیں۔ دستوں کی شدت کی حالت میں او۔ آر ایس یا نمکول کا پانی بہترین علاج ہے جو پلاتے رہنا چاہیئے۔ اس کے ساتھ ساتھ ماں اپنا دودھ بھی پلاتی رہے۔ اس سے افاقہ ہوگا۔ اور بچہ کمزور بھی نہ ہونے پائے گا۔ اس کے علاوہ دستوں کو روکنے کے لئے اور بھی ادویات ہیں جو حسب ضرورت استعمال کی جاسکتی ہیں۔ مگر سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ اسہال یا دست لگنے سے پہلے مندرجہ ذیل پرہیزی تدابیر اختیار کریں۔ کیونکہ "پرہیز علاج سے بہتر ہے"

I ہاتھوں کو صاف رکھیں

○ رفع حاجت کے بعد ہاتھوں کو صابن سے فوراً دھوئیں۔
○ کھانا پکانے سے پہلے ہاتھوں کو صاف رکھیں۔
○ بچے کو کھانا کھلانے سے پہلے ہاتھ دھوئیں۔
○ بچے کو دودھ پلانے سے پہلے چھاتی کو پانی سے دھوئیں۔
○ جانوروں کو چھونے کے بعد ہاتھ صاف کریں۔
○ مرغیوں یا دوسری گندگی یعنی کوڑے کرکٹ کو ہاتھ لگایا ہے تو ہاتھ صاف کرلیں۔
○ کھانے کے بعد ہاتھ اچھی طرح صاف کرلیں۔
○ ہاتھ صاف کرنے کے لئے صاف کپڑا استعمال کریں۔ گندے کپڑے سے ہاتھ مزید گندے ہو جاتے ہیں۔

II پینے کے پانی کو صاف رکھیں

○ پانی کے برتن کو صاف جگہ پر رکھیں
○ پینے کے پانی کو ایسے برتن میں رکھیں جو صاف ستھرا ہو۔
○ بچوں اور جانوروں سے دور رکھیں۔
○ پینے کے پانی کا برتن زمین پر نہ رکھیں۔ میز یا سٹول پر رکھیں۔
○ گھڑے میں خواہ پانی نہ بھی ہو پھر بھی ڈھانپ کر رکھیں۔
○ جب بھی گھڑا خالی ہو۔ اسے اور اس کے ڈھکن کو اچھی طرح صاف کر لیں۔
○ جس برتن میں آپ پانی رکھتے ہوں اسے کسی اور مقصد کے لئے نہ استعمال کریں۔ اسی طرح گھڑے میں سے پانی نکالنے والے برتن کو کسی اور کام کیلئے نہ استعمال کیا جائے۔
○ جس برتن میں آپ پانی پیتے ہیں یا بچوں کو پلاتے ہیں۔ اچھی طرح سے دیکھ لیں کہ وہ صاف ہے یا نہیں۔
○ پینے کے برتن یعنی گلاس۔ کپ یا گھڑے میں ہاتھ یا انگلی نہ ڈالیں۔

III کھانے کو صاف رکھئے

○ کھانا صاف جگہ رکھئے۔
○ کھانے کو بچوں اور جانوروں کی پہنچ سے دور رکھیے۔
○ کھانے کو صاف برتنوں میں ڈھانپ کر اور ٹھنڈی جگہ رکھئے۔
○ کھانا پکانے والے برتنوں کو کھانا پکانے سے پہلے اچھی طرح صاف کر لیں۔ اور پکانے والی سبزی یا گوشت یا دال وغیرہ کو اچھی طرح پکانے سے پہلے دھولیں۔
○ کھانا پکانے والی خاتون باقاعدگی سے اپنے ناخن کاٹتی رہے۔
○ جہاں آپ کھانا پکاتی ہیں۔ اور کھانے پینے کی چیزیں رکھتی ہیں وہاں پر مکھیاں اور دیگر کیڑے مکوڑے نہیں ہونے چاہئیں۔
○ ہر قسم کی غلاظت کو گھر سے باہر جلائیں یا دفن کریں۔
○ گھر میں پانی نہ جمع ہونے دیں۔ بلکہ پختہ نالی کے ذریعے مناسب جگہ پہنچائیں۔
○ جانوروں کو گھر میں کھلا نہ چھوڑیں اور چوہوں کو کھانے پینے کی چیزوں کے پاس پھٹکنے بھی نہ دیں۔
○ بچے کھچے کھانے کو اگر قابل استعمال ہو تو صاف اور ٹھنڈی جگہ پر ڈھانپ کے رکھیں اور اگر ناقابل استعمال ہے تو ضائع کر دیں۔

IV بیت الخلاء اور غسل خانہ صاف رکھیں

عبدالباسط شاہد

نمک یا بے نمکی

تاریخ کے ہر دور میں نمک کا ذکر ضرور ملتا ہے۔ محاورے کی دنیا میں بھی اس کی وجہ سے بہت رونق ہے۔ نمک پاشی کرنے کے بعد نمک مرچ لگا کر بیان کی جاتی ہے نمک حلالی، نمک حرامی اخلاقیات میں بنیادی اہمیت کی حامل ہے۔ اسی وجہ سے نمک کی قسم بھی کھائی جاتی ہے اور اگر کسی اور طرح غصہ پورا نہ ہو تو نمک پھوٹ پھوٹ کر نکلنا بطور سزا و عذاب بولا جاتا ہے۔ مکمل فاقہ کشی کی تصویر کشی مقصود ہو تو نمک کی کنکری حرام ہونا کہا جاتا ہے۔ ویسے تو نمک سفید ہوتا ہے۔ خواہ وہ کھیوڑہ سے حاصل ہو یا سمندر سے مگر شعراء نے اسے حسن ملیح بنا کر سانولا نجانے کیسے بنا دیا!!

حضرت مسیح علیہ السلام نے جو مثالوں میں گفتگو فرمایا کرتے تھے اپنے حواریوں کو زمین کے نمک سے تشبیہ دی جو بہت ہی بامعنی اور بلیغ مثال ہے۔

کھانے میں نمک کی اہمیت و ضرورت سے انکار ممکن نہیں مگر کچھ عرصہ سے ڈاکٹر صاحبان نے نمک سے پرہیز کرنے کا مشورہ دینا شروع کر دیا ہے۔ ہمارے ایک کرم فرما ڈاکٹر صاحب بتایا کرتے تھے کہ راجشاہی میڈیکل کالج کے ایک نامور استاد فرمایا کرتے تھے کہ کسی مریض کو بے نمک کھانا کھانے کا مشورہ دینے سے پہلے کبھی ایسا کھانا خود بھی چکھ کر دیکھیں۔ گویا ان کے خیال میں کم نمک کھانے کا مشورہ تو دیا جاسکتا ہے مگر نمک چھوڑ دینے کا مشورہ کسی طرح بھی قابل عمل نہیں لگتا۔ اس موضوع پر بہت تحقیق و تجربات ہو چکے ہیں۔ جہاں تک غیر طبی دنیا میں اس کی اہمیت کا تعلق ہے تو اس کا اندازہ اس امر سے بھی ہو سکتا ہے کہ سکندر رومی کی فوج کو تنخواہ کے ساتھ نمک کی مقررہ مقدار بھی ملتی تھی جسے سیلیریم کہا جاتا تھا۔ تنخواہ کے لئے انگریزی لفظ سیلری غالباً اسی لفظ سے بنا ہے۔ بعض قدیم کتب میں تو یہ ذکر بھی ملتا ہے کہ ایسے علاقوں میں جہاں نمک نایاب تھا وہاں نمک سونے کے بدلے ملتا تھا یعنی وہاں سونے کے بھاؤ ملنا محاورہ نہیں بلکہ ایک حقیقت تھی۔ قدیم یونان میں غلاموں کی قیمت کے طور پر نمک دیا جاتا تھا غالباً اسی وجہ سے انگریزی زبان HE IS NOT WORTH OF SALT کا محاورہ مستعمل ہے

کھانے کی فہرست میں سے نمک کو الگ کر دیا جائے تو بہت کم چیزیں کھانے کے قابل رہ جائیں گی۔ نمک بیکری کی قریباً تمام مصنوعات میں لازمی طور پر استعمال ہوتا ہے۔ بنا بنایا کھانوں میں ڈبوں میں بند مختلف کھانوں اور کھانے کی اشیاء میں منجمد کھانوں میں چٹنی اچار وغیرہ میں ہر قسم کے مسالہ جات میں ضروری جزو کے طور پر شامل ہوتا ہے۔ کھانے کو محفوظ کرنے۔ گوشت۔ چمڑے کو محفوظ کرنے میں بلکہ قدیم مصر میں ممی کی تیاری میں بھی یہ چیز بنیادی اہمیت کی حامل تھی طبی لحاظ سے ڈاکٹر آرتھر تل نے جو امریکہ کے محکمہ فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن کے کمشنر تھے ۱۹۸۱ء میں نمک کے استعمال کے خلاف آواز اٹھائی۔ اس امر میں جلد ہی ان کے ساتھ امریکن ہارٹ ایسوسی ایشن اور امریکن میڈیکل ایسوسی ایشن بھی شامل ہوگئی۔ اور تو اور سیاستدان بھی کسی سے پیچھے نہ رہے اور کانگریس کے ممبر نیلی سمتھ تو نمک کو عارضہ قلب دوران خون کی بیماریوں بلکہ عمر کی کمی یا جلد موت کا باعث قرار دیا یہ بہت ہی خوفناک بات معلوم ہوتی ہے مگر حقیقت کیا ہے۔ تصویر کا دوسرا رخ کچھ اس طرح ہے کہ متعدد مشہور ڈاکٹر اور محقق یہی سمجھتے ہیں کہ اس معاملہ میں ضرورت سے زیادہ پروپیگنڈا کر دیا گیا ہے۔ البانیہ یونیورسٹی کے کارڈیو وسکولر ریسرچ اینڈ ٹریننگ سنٹر کے ڈائریکٹر کہتے ہیں کہ بالعموم اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ ہم نے کتنا نمک استعمال کیا ہے۔ وہ متعدد مریضوں پر تجربے کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ بلڈ پریشر کی کمی بیشی میں نمک بطور خاص یا صرف نمک کوئی خاص کردار ادا نہیں کرتا ہائپر ٹینشن سنٹر کے سابق سربراہ ڈاکٹر جان

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان ـــــ ارشاد احمد ملہی مربی سلسلہ

محترمہ حاجرہ بی بی صاحبہ

برادرم حافظ عبد الحفیظ صاحب سابق مربی فجی کی والدہ، حضرت مولوی میاں نظام الدین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ کی بہو اور ناچیز کی خوشدامن قابل صد احترام محترمہ حاجرہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی کریم بخش صاحب اعوان بہاولپور ہارٹ اٹیک سے مورخہ ۱۹ر اگست ۹۲ء بروز بدھ اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔

آپ بہت دین دار، ملنسار، مہمان نواز غریب پرور، سلسلہ کی نہایت فدائی اور سلسلہ کے لئے بڑی غیرت رکھنے والی، عسر و یسر ہر حال میں خدا کی رضا پر راضی رہنے والی۔ ہر جماعتی تحریک میں اپنی حیثیت سے بھی بڑھ کر حصہ لینے والی اور امامت سے نہایت عقیدت و محبت رکھنے والی تھیں، آپ سراپا شفقت اور حقیقی غمگسار تھیں، آپ کی زندگی میں بہاولپور میں جن مربیان کرام کو کام کرنے کا موقع ملا ہے ان سے نہایت ہی محبت و شفقت کا برتاؤ رہا، ہمیشہ ان سے اپنے بیٹوں سا سلوک کیا، کسی کو غم میں دیکھ کر خود غمگین ہو جاتیں اور ہر ایک کے دکھ درد میں برابر کی شریک ہوتیں۔

اپنے دامادوں سے بھی نہایت پیار کرنے والی تھیں، مجھے آپ نے ہمیشہ حقیقی ماں والی شفقت سے نوازا، بلکہ اپنے حقیقی بیٹوں سے بھی عزیز جانا۔ آپ نے اپنی اولاد کی تربیت نہایت ہی اعلیٰ رنگ میں فرمائی خصوصاً بیٹیوں کی تربیت میں کوئی کمی نہ چھوڑی، آپ کی نیک تربیت کا ہی نتیجہ ہے کہ آپ کی ساری اولاد خصوصاً بیٹیوں میں سلسلہ کے لئے بڑی فدائیت اور غیرت پائی جاتی ہے۔ اور عسر و یسر ہر حال میں خدا کی رضا پر راضی رہنے والی ہیں۔ خدا کے فضل سے آپ موصیہ تھیں۔ لہٰذا ۲۰ر اگست ۹۲ء بروز جمعرات بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہوئیں۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

آپ نے پسماندگان میں خاوند کے علاوہ چار بیٹے اور تین بیٹیاں، بہت سے پوتے اور پوتیاں، نواسے اور نواسیاں چھوڑے ہیں۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو غریق رحمت فرماتے ہوئے جنت میں اعلیٰ جگہ عطا فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔

بقیہ ص۵ سے آگے

لارگ کے مطابق تو "نمک کی معمول کے مطابق یا معمول سے کس قدر زیادہ مقدار نے اتنا جانی نقصان نہیں کیا جتنا کم مقدار نے اس لئے یہ کہنا کہ سب لوگ کم نمک استعمال کریں بلا وجہ ہی ہے۔"

انسانی جسم کو سوڈیم کلورائڈ کی مسلسل ضرورت رہتی ہے۔ کلورائڈ جسم میں پانی کے توازن کو قائم رکھنے کے لئے اور سوڈیم خون کی مقدار اور دباؤ کو متوازن رکھنے کے لئے اور یہ چیز ہم نمک سے ہی حاصل کرتے ہیں۔

نمک کی کمی بیشی کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی تکالیف کے ازالہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے گردوں کو خدمت پر لگا رکھا ہے جو زائد نمک اور مضر فضلوں کو پیشاب کے ذریعہ جسم سے خارج کر دیتے ہیں۔ ہمارے ہسپتالوں میں 'انتہائی نگہداشت' کے مریضوں کو فوری علاج کے طور پر اور ادویہ کے علاوہ نمک کا محلول بھی استعمال کرواتے ہیں۔ بڑے اور پیچیدہ عمل جراحی کے وقت بھی متعدد پیچیدگیوں سے بچنے کے لئے نمک کا محلول استعمال کیا جاتا ہے۔ بعض ڈاکٹروں کے نزدیک پٹھوں کے کھچاؤ اور تشنج کا باعث نمک کی کمی ہوتی ہے۔ مشہور فاتح نپولین بونا پارٹ کی شکست اور فوج کی پر اسرار تباہی کے متعلق جدید تحقیق یہی ہے کہ نمک کی کمی کی وجہ سے ان کے جسم کی دفاعی صلاحیت ختم ہو چکی تھی اس لئے وہ بیماری کا مقابلہ نہ کر سکے اور متعدد شاندار فتوحات حاصل کرنے کے بعد شکست و عبرت کا نشان بن گئے۔

معدنی نمک دنیا کے اکثر علاقوں میں پایا جاتا ہے۔ ہمارے ہاں بہترین نمک کا ذخیرہ کھیوڑہ کی کانوں میں موجود ہے۔ سمندر کے پانی سے ہمیشہ سے ہی نمک حاصل کیا جاتا ہے۔ پہلے تو پانی کو کسی محدود جگہ میں روک کر دھوپ سے خشک کر کے نمک حاصل کیا جاتا تھا آجکل اس مقصد کے لئے خودکار مشینیں استعمال کی جاتی ہیں۔

کھانے کے علاوہ بھی نمک کی اہمیت و ضرورت مسلم ہے۔ شیشہ، صابن، پلاسٹک، کاغذ، رنگ، مصنوعی ربڑ، سامان آرائش، ادویہ، بیٹری وغیرہ مصنوعات میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

ہر انسان کو روزانہ ½ چائے کے چمچ سے ۱½ چمچ کی ضرورت ہوتی ہے جس کا کچھ حصہ مختلف غذاؤں سے حاصل ہوتا ہے اور کچھ حصہ نمک سے حاصل کیا جاتا ہے اس سلسلہ میں ڈاکٹر لارگ کی یہ بات ہی بطور حرف آخر کہی جا سکتی ہے کہ انسانی جسم کے تمام ریشوں کے لئے نمک ایک قدرتی مددگار ہے اور یہ کہنا کہ اس کی ضرورت ہی نہیں ہے بہرحال غلط ہے۔ اگر کسی کو معین طور پر ڈاکٹر نمک استعمال کرنے سے روک دے تو وہ الگ بات ہے ورنہ نمک سے ڈرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

بشریٰ رحمان ـــــ (نوائے وقت ۲۶ر ستمبر ۱۹۹۲ء)

کس نے کیا کہا

کل پھر ایک "سائیں گینگ" کا انکشاف ہوا۔ کسی نے کسی کو ازرہ اخلاص و محبت لوٹا اور کوئی بڑے خشوع و خضوع کے ساتھ اپنے کو لٹا بیٹھا۔ ہم جب ایسی خبریں پڑھتے ہیں تو بڑا تعجب ہوتا ہے۔ اللہ کی یہ شاہکار مخلوق کسی جعلی پیر فقیر کے ہاتھوں کیسے لٹ جاتی ہے۔ وہ بڑے بڑے طرم خان پیسے کو ادھر سے ادھر کرنا جن کا کمال ہنر ہے وہ بھی کسی "سائیں گینگ" کے آگے اپنا بٹوہ رکھ دیتے ہیں۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کے سپرد کوئی نہ کوئی کام کر رکھا ہے

کاروانوں کو لوٹنے کے لئے
راہزنوں نے دیئے جلائے ہیں

کہیں سبز چغے پہن کر کہیں گلے میں مالا ڈال کر، اور کہیں کالی عینک لگا کر۔ دو سائیں ایک وزیر کے پاس گئے اور کہا "ہم اللہ والے ہیں اور مرادیں پوری کرتے ہیں۔" وزیر نے اپنا بٹوہ ان کے آگے رکھ دیا۔ اس نے دو ہزار روپے نکال لئے۔ اور بولا ...."بول بچے کیا مانگتا ہے"... وزیر نے سائیں صاحب سے یہ نہیں پوچھا "سائیں جی! اگر اللہ تعالیٰ کا جاب آپ نے سنبھال لیا ہے تو پھر بن مانگے کیوں نہیں دیتے۔ بن پوچھے جان کیوں نہیں جاتے اور پھر پیسے لے کر مرادیں کیوں پوری کرتے ہیں۔ مگر کیا کیجیے کہ غرض مند دیوانہ ہوتا ہے اس کے پاس ہر نعمت وافر ہو تو وہ چاہتا ہے اس نعمت میں کسی دوسرے کا حصہ نہ ہو۔

ابھی کچھ دن ہوئے ایک اور جعلی پیر کی خبر چھپی تھی۔ جو عقیدت مندوں سے پیسے بھی بٹورتا رہا۔ پلاٹ بھی ہتھیا لئے اور ان کی بھابھی محترمہ کے ساتھ ان کی چھت پر "چلہ" بھی کاٹتا رہا۔ گھر والوں کو اس نے منع کر دیا تھا کہ چھت پر کوئی مرد نہ آنے پائے۔ اور گھر کے مرد بچارے اتنے معصوم تھے کہ پیر صاحب کی دعاؤں کے سائے میں بس چھت کے نیچے نیچے رہے۔ "بھابھی صاحبہ" بھی بڑی "پہنچی" ہوئی تھیں۔ انہوں نے زبان نہیں کھولی۔...

ذرا تجزیہ تو کیجئے کہ اخباروں میں ہی آئے دن خبریں چھپتی ہیں کہ کہیں تو ذرا سے شک پر مرد اپنی بیوی یا بہن کو کلہاڑے سے ٹکڑے ٹکڑے کر کے دریا میں بہا دیتا ہے۔ اگر بہن یا بیٹی بھولے سے کسی مرد کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھے تو بھون کر رکھ دیتا ہے۔ کوئی شخص دشمنی میں ہی جھوٹ موٹ کہہ دے کہ تمہاری بیوی کو فلاں کے ساتھ دیکھا تھا تو جھٹ طلاق دے دیتا ہے۔ مگر اولاد کی خاطر، پیسے کی خاطر، کاروبار کی خاطر، اسے کسی جعلی پیر فقیر کے پاس بہ رضا و رغبت چھوڑ آتا ہے۔

اللہ کے برگزیدہ بندوں کے قدموں کے طفیل اس دنیا میں اجالا پھیلتا رہا۔ انہی کے اعمال و کردار کی برکات سینہ بہ سینہ چلتی رہیں۔ ایسے برگزیدہ بندے آج بھی موجود ہیں۔ ان کو دیکھنے کے لئے "بصیرت" چاہیئے، نظر چاہیئے۔ لیکن افسوس! بعض بدباطن لوگ خدا کے ساتھ "چھل فریب" کرنے سے باز نہیں آتے۔

یوں تو ہمارے ہاں کسی منصب کے لئے کوئی کوالیفیکیشن نہیں ہے مگر "سیاست" اور "پیری" کے کوچے میں ہر شخص بے دھڑک داخل ہو سکتا ہے۔ عام طور پر بنی بنائی گدیاں بازار سے مل جاتی ہیں۔ گدی نشینوں کے ساتھ کچھ حاشیہ نشینوں کا ہونا از بس ضروری ہے۔ اس ملک میں ضعیف الاعتقاد مرد و زن کی کمی نہیں ہے۔

اس پر ہمیں اپنے پیر جی بھی یاد آئے پہلے وہ اچھے بھلے دکھائی دیتے تھے۔ اچانک لیڈر بن گئے۔ جب لیڈری چمک اٹھی تو پیر صاحب! کہلانے لگے۔ تاحال ان کی کوئی کرامت یا چمتکار سامنے نہیں آئے۔ ایک بار وہ دعوت پر لاہور تشریف لائے، رات کے وقت بھی انہوں نے کالی عینک لگائی ہوئی تھی اور اکثر اپنے ہاتھوں کو انگوٹھوں اور انگلیوں میں گھماتے رہتے تھے۔ ان کے پیروکار بھی ان کے ساتھ تھے۔

لاہور کی ایک خاتون نے، ان کی ایک معتقد خاتون سے اچانک پوچھا۔

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۵۷۷ میں محمود احمد ناصر ولد عبدالمالک قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۱/۲ ۱۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۰۹ علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰-۱-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے العبد۔ محمود احمد ناصر ۱۰۹ علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور۔ گواہ شد نمبر۱۔ حنیف احمد محمود وصیت نمبر ۲۰۹۳۲۔ گواہ شد نمبر۲۔ عبدالمالک وصیت نمبر ۲۰۹۶۰ والد موصی۔

مسل نمبر ۲۸۵۷۸ میں عمران ارشد ولد محمد ارشد قمر قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۲۴/۱۷-A علامہ اقبال روڈ لاہور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱-۳-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ عمران ارشد ولد محمد ارشد قمر ۱۲۴/۱۷-A علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور۔ گواہ شد نمبر۱۔ امین احمد خان صدر حلقہ دارالذکر لاہور۔ گواہ شد نمبر۲۔ محمد ارشد قمر والد موصی۔

مسل نمبر ۲۸۵۷۹ میں طاہر احمد ولد چوہدری عنایت اللہ صاحب قوم جاٹ گوندل پیشہ طالب علم عمر ۲۴ سال بیعت ۲۴-۲-۹۲ ساکن سدوکی ضلع گجرات حال ۳۹۰-III-C-I ٹاؤن شپ لاہور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴-۲-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ طاہر احمد ۳۹۰-III-C-I ٹاؤن شپ لاہور۔ گواہ شد نمبر۱۔ چوہدری علی محمد وصیت نمبر ۴۴۹۵۔ گواہ شد نمبر۲۔ نذیر احمد ولد محمد دین گرین ٹاؤن لاہور۔

بقیہ: صـ۱ سے آگے

تو میں کوشش کیا کرتی ہیں۔ یہی چیز ہے اگر یہ قوم کو حاصل ہو جائے تو یہ بہت بڑا انعام ہے۔ آج تک کبھی دنیا نے یہ محسوس نہیں کیا کہ ساری کامیابی فتوحات میں نہیں بلکہ نسل میں ہے اگر آئندہ نسل اعلیٰ اخلاق کی ہو تو وہ قوم مرتی کبھی نہیں بلکہ زندہ رہتی ہے اور اگر آئندہ نسل اچھی نہ ہو تو اس کی تمام فتوحات ہیچ اور لغو ہیں۔

(از خطبہ فرمودہ ۳۰ مارچ ۱۹۴۵ء)

بقیہ: صـ۳ سے آگے

پیدا ہوئی ان کے لئے اور ایک شخص کو جا کر انہوں نے ہٹا کر کندھا دینے کی کوشش کی۔ انہوں نے زور مارا۔ وہ آگے سے دھکے دینے لگا ان کو۔ یہ بڑے متعجب کہ میں تو اس کی مدد کرنا چاہتا ہوں لیکن یہ سنتا ہی نہیں۔ آخر ہمدردی کا جذبہ اتنا غالب آیا کہ انہوں نے دھکا دے کر اس کو الگ کیا اور خود اس کی جگہ جنازے کو کندھا دے دیا کہتے ہیں میں کر تو بیٹھا لیکن پھر کوئی نہیں آیا مجھے ہٹانے کے لئے۔ عادت نہیں تھی بوجھ اٹھانے کی۔ بالکل پس گیا اور قبرستان کوئی چار میل شہر سے باہر۔ کہتے ہیں اس مصیبت میں مبتلا اس جنازے کو چھوڑ بھی نہ جائے۔ زندگی اجیرن ہوگئی۔ آخر جا کر جب جنازہ قبرستان میں رکھا تو ایک مزدور جو ان میں سے لیڈر تھا، (وہ تھے مزدور) اس نے پیسے بانٹنے شروع کئے تو ان کا حصہ ان کو دیا۔ تب ان کو پتہ لگا کہ یہ تو مزدور تھے، یہ کوئی طوعی خدمت والے نہیں تھے۔ انہوں نے کہا میں تو شوقیہ خدمت کے طور پر آیا تھا۔ مجھے کیا پتہ تھا تم مزدور ہو۔ تب سمجھ آئی کہ وہ دھکے کیوں دے رہا تھا بے چارہ، جس کی مزدوری انہوں نے چھین لی۔ تو مجھے خیال آیا کہ ایک جنازے کے بوجھ میں ایک ایسا شخص جو کوئی خاص دیندار بھی نہ ہو، اس کو اتنی ہمدردی پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ برداشت نہیں کر سکتا یہ نظارہ کہ صرف چار آدمی اس بوجھ کو اٹھائے ہوئے ہوں۔ کیسے تعجب کی بات ہے کہ احمدی کہلا کر، حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے ہاتھ پر تجدید بیعت کر کے، یہ وعدے کر کے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ یہ عہد و پیمان باندھ کر کہ ہم دوبارہ (۔) کی کشتی کو پار لگانے کے لئے اپنے سر دھڑ کی بازی لگا دیں گے، اپنے جسموں کو بھی غرق کرنا پڑا اس راہ میں تو غرق کر دیں گے تاکہ (۔) کی کشتی کامیابی اور کامرانی کے ساتھ پار ہو سکے، اس کے باوجود دیکھتے ہیں کہ جماعت کے چند آدمی اس بوجھ کو اٹھا رہے ہیں جو لکھوکھہا کروڑوں کا کام ہے کہ وہ اٹھائیں اور صرف چند آدمی ہیں جو اس بوجھ کو اٹھائے ہوئے ہیں اور کوئی احساس پیدا نہیں ہوتا۔ کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ کوئی انسانی ہمدردی کا جذبہ پیدا نہیں ہوتا۔ کوئی احساس ندامت دل میں پیدا نہیں ہوتا کہ ہم بھی تو اسی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہم نے بھی تو وہی وعدے کئے تھے .... اور بڑے آرام سے کھڑے اس طرح نظارے کر رہے ہیں جیسے ڈوبتی کشتی کا کوئی ساحل سے نظارہ کر رہا ہو اور کوئی اس کے دل میں جنبش پیدا نہ ہو۔ ایسے بھی نظارے میں نے دیکھے۔

(الفضل ۲۰ اکتوبر ۱۹۸۲ء)

بقیہ: صـ۶ سے آگے

آپ انہیں پیر صاحب کیوں کہتی ہیں!

وہ بولیں .... کیسے ہیں وہ پیر صاحب...؟

اچانک کیسے ہو گئے....؟

ہم لوگوں نے کہہ دیا تو وہ ہو گئے۔

کیا ان کے اس طرح پیر کہلوانے سے ہمارے پیر جی کا استحقاق مجروح نہیں ہوگا۔

ہوتا رہے ہمیں اس سے کیا؟ وہ بولیں۔

"اچھا تو آپ کے پیر صاحب نے شادی کیوں نہیں کی" لاہور کی خاتون پھر بولیں۔

"توبہ توبہ کبھی پیر بھی شادی کرتے ہیں" وہ خاتون برا مان گئیں۔

کیوں یہ تو شرعی فریضہ ہے....

ہمارے پیر صاحب شادی کے حق میں نہیں.......

"آپ انہیں کہیں تو سہی"

"وہ شادی نہیں کرتے"

پھر وہ کیا کرتے ہیں.....

اس پر خاتون بہت برہم ہوئیں اور انہوں نے پیر صاحب کے سلوک و طریقت پر ایک لیکچر دیا اور انہیں ایک مافوق الفطرت انسان ثابت کیا۔ پچھلے دنوں جب شہروں کے شہر کراچی کے "ٹارچر سیلوں" کے ساتھ "عشرت کدوں" کی کہانی باہر نکلی۔ تو ایک صاحب نے ہمیں خط لکھ کر پوچھا "ٹارچر سیل" اور "عشرت کدے" میں کیا فرق ہے؟ عرض کیا کہ صرف نام ہی فرق ہے۔ دونوں مقامات آہ و فغاں ہیں۔ مامور کے لئے اذیت کا موجب ہیں اور آمر کے لئے سامان عیش!

(نوائے وقت کے شکریہ کے ساتھ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ: یکم اکتوبر۔ تیز دھوپ کے وقت گرمی کا احساس ہوتا ہے جبکہ عام طور پر موسم معتدل ہے۔ رات کو ٹھنڈ ہو جاتی ہے۔

○ اسلام آباد ایئرپورٹ سے سعودی طیارہ اغوا کرنے کی ناکام کوشش میں ۵ افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ پانچوں غیر ملکی ملزموں میں سے تین اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے طالب علم ہیں جن کا تعلق سعودی عرب سے ہے۔ ملزموں کے قبضے سے پستول بم اور گولیاں برآمد کر لی گئیں۔ یہ ملزمان سعودی عرب روانہ ہونے کے لئے تیار تھے۔ کہ ان کے سامان پر شبہ ہو گیا دوبارہ تلاشی لینے پر اسلحہ برآمد ہو گیا۔

○ پاکستان اور ترکی نے مشترکہ طور پر مطالبہ کیا ہے کہ بوسنیا کے مسلمانوں پر مظالم بند کروائے جائیں۔

○ بلوچستان حکومت کے بحران کے بارہ میں وزیراعظم سے وزیراعلیٰ تاج محمد خان جمالی کے مذاکرات بے نتیجہ رہے۔ صوبائی اسمبلی کے سپیکر کا کہنا ہے کہ حکومت جمالی کے بس کی بات نہیں۔ صوبے کی بھلائی کے لئے متبادل قیادت ضروری ہے۔ سپیکر کا تعلق جے یو آئی سے ہے۔

○ واپڈا کے ترجمان نے ان قیاس آرائیوں کو غلط قرار دیا ہے کہ منگلا سے پانی اچانک کھول دیا گیا۔ ترجمان نے کہا کہ اخباری قیاس آرائیاں غلط مینیجمنٹ کے طریقہ کار سے لاعلمی کا نتیجہ ہیں۔

○ پاکستان ترکی سے ایف ۱۶ طیاروں کے پرزے حاصل کرے گا۔ امریکہ نے پاکستان کے ایٹمی پروگرام کی وجہ سے فاضل پرزہ جات کی فراہمی بند کر رکھی ہے ترکی میں بننے والے ایف ۱۶ طیارے امریکہ سے بہتر ہیں۔

○ ایئر مارشل اصغر خان اپنی سیاسی جماعت تحریک استقلال کا الگ تشخص بحال کرنے کے لئے مرحلہ وار مہم کے تحت پنجاب سرحد اور بلوچستان کا دورہ کریں گے۔

○ کھٹمنڈو میں تباہ ہونے والے پی آئی اے کے طیارے کے ۱۰۳ مسافروں کی نعشیں اب تک دستیاب ہو چکی ہیں

○ ایم کیو ایم کے چیئرمین مسٹر عظیم احمد طارق نے کہا ہے کہ سندھ آپریشن کی جانبداری کا پول کھل چکا ہے۔ مہاجر متحد ہیں وہ تقسیم نہیں ہوں گے۔

○ سابق صدر جنرل ضیاء الحق کے صاحبزادے مسٹر اعجاز الحق نے کہا ہے کہ سانحہ بہاولپور کے بارے میں عدالتی کمیشن کے فیصلے کو قبول کیا جائیگا۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس خلیل الرحمٰن رمدے نے کمرۂ عدالت میں سماعت کے دوران ایک درخواست گذار زبیدہ کے خاوند کو جیل بھجوانے اور فاضل عدالت کے روبرو غلط بیانی کرنے پر تھانہ فیکٹری ایریا لاہور کے اے ایس آئی کو کمرۂ عدالت میں ہی ہتھکڑی لگوا دی اور توہین عدالت کے جرم میں اسے چھ دن کے لئے جیل بھجوا دیا۔ درخواست گذار کے خاوند کو سماعت کے دوران ہی بیلف بھجوا کر جیل سے آزاد کروایا درخواست گذار زبیدہ نے درخواست کی تھی کہ ایک آئی جی کے بیرے نے پولیس سے ملی بھگت کر کے قانونی مشینری کو درہم برہم کر دیا اور اس کے خاوند کو جیل بھجوا دیا۔

○ لاہور ڈسٹرکٹ بار میں دی نیوز کی متنازعہ نظم کی کاپیاں تقسیم کی گئیں۔

○ کوآپریٹو کے بعد ضیاء دور کے فنانس کمپنیوں کے متاثرین بھی میدان میں آگئے ہیں۔

○ ترک فوج اور کرد باغیوں کے درمیان لڑائی سے ۱۰۰ افراد ہلاک ہو گئے۔

○ افغانستان میں لڑنے والے ہزاروں عرب مجاہدین نے جہاد کشمیر میں حصہ لینے کا اعلان کر دیا ہے۔ حزب المجاہدین کے الٹی میٹم کے بعد سیاحوں نے مقبوضہ کشمیر سے واپس جانا شروع کر دیا ہے

○ اقوام متحدہ کی ایک معائنہ ٹیم نے بتایا ہے کہ عراق نے ایٹمی اسلحہ صحرا میں تباہ کرنا شروع کر دیا۔

○ امریکہ نے اب یہ نیا شوشہ چھوڑا ہے کہ اسے ان عراقی دعووں پر کوئی اعتبار نہیں کہ وہ اقوام متحدہ سے تعاون کرے گا۔

○ وفاقی وزیر مواصلات نے بتایا ہے کہ سیلاب سے تباہ ہونے والا مواصلاتی نظام بحال کر دیا گیا ہے۔

○ پاکستان کے سیلاب زدگان کے لئے دو بھارتی طیارے امدادی ادویات لے کر پاکستان پہنچ گئے ہیں۔

○ کوٹڑی میں جہاں سیلاب کا آخری ریلا گزر رہا ہے پانی کا اخراج پونے سات لاکھ کیوسک ہے۔ گدو اور سکھر کے مقام پر دریا معمول کے مطابق بہہ رہا ہے۔

○ امریکی بحریہ نے بالآخر فلپائن میں اپنا آخری اڈہ بھی چھوڑ دیا ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوجیوں نے ایک صحافی اور اس کے بیٹے سمیت ۶ افراد کو شہید کر دیا۔ حریت پسندوں نے دریائے جہلم کے کنارے فوجی مورچوں پر حملے کئے اور چھٹہ بل میں ایک فوجی گاڑی کو دھماکے سے اڑا دیا جس سے ۷ فوجی ہلاک ہو گئے۔

○ برازیل کے صدر کالر کو اقتدار سے ہٹا دیا گیا ہے۔

○ صومالیہ میں امدادی سامان لوٹنے پر دو گروہوں میں تصادم ہو گیا جس سے ۲۵ افراد ہلاک ہو گئے۔

○ تاجکستان میں موجود روسی فوج نے دوشنبے کے ایئرپورٹ کا کنٹرول سنبھال لیا ہے۔

○ برطانیہ کے وزیراعظم نے ایک نیا منصوبہ پیش کیا ہے جس کے تحت شاہی خاندان کو بھی ٹیکس ادا کرنا پڑے گا۔

○ شور کوٹ میں پولیس مقابلہ میں دو راہ گیر اور ایک کانسٹیبل جاں بحق ہو گیا۔ دو ڈاکو بھی مارے گئے۔ ڈاکو شور کوٹ چھاؤنی کے جنگل میں چھپے ہوئے تھے پولیس نے چھاپہ مارا تو انہوں نے فائرنگ شروع کر دی۔ ایک ڈاکو کی گرفتاری پر ۲ لاکھ روپے انعام مقرر تھا۔

○ انڈونیشیا کے صدر سوہارتو نے مطالبہ کیا ہے کہ مزید چھ ممالک کو سلامتی کونسل کا مستقل رکن بنایا جائے ان کے خیال میں یہ ممالک بھارت انڈونیشیا جاپان جرمنی اور لاطینی امریکہ اور افریقہ میں سے ایک ایک ملک ہونے چاہئیں۔

○ امیر جماعت اسلامی نے کہا ہے کہ افغانستان میں خونریزی کے ذمہ دار امریکہ اور پاکستان ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا مؤقف ہے کہ افغانستان میں انتخابات کے بعد حکومت بنائی جائے۔

○ سندھ میں رانی پور کے علاقے میں جونیجو اور شاہانی قبائل کے افراد میں لڑائی سے ۳ افراد ہلاک ہو گئے۔

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام/-۶۰، ۱۶ گرام/-۴۸ روپے
اکسیر اولاد زرینہ (کورس)
مکمل کورس/-۱۵۰ روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

ڈرموکیور کریم
خارش، داد، چنبل، اگزیما، پھوڑے پھنسیاں اور دیگر بے شمار جلدی عوارض کی ایک ہی کریم۔ انگریزی، یونانی اور ہومیوپیتھک سٹور سے بھی مل سکتی ہے
تیار کردہ
بھٹی ہومیوپیتھک کلینک۔ رحمت بازار ربوہ

شہد خالص
دستیاب ہے
خورشید یونانی دواخانہ ربوہ

احمد ڈینٹل کلینک
دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ
رانا مدثر احمد
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک۔ ربوہ
۴½ بجے تا ۸½ بجے شام

پتہ